

کتاب سازی، وراق

من

جنابہ اللہ محمد عبد الحکیم چشتی صاحب، کانو، ناٹجبریا

اسلامی فکر و میں ہر نوع کے کتب خانوں کی کثرت حکم اقرار کے نور کا فیضان و عوامل و محرکات کتب خانہ اور عباسی خلفاء کی عالمگیر تحریک کتب خانہ کا اثر تھا، اس سے ہر طرف علم کی روشنی پھیلتی رہی، ہر شہر و بستی میں علمی و تحقیقاتی سرگرمیاں پروان چڑھتی رہیں، ہر موضوع پر نئی کتابیں بازار میں آتی اور کتب خانوں میں پہنچتی تھیں، کتب و کتب خانہ ہر پڑھے لکھے کا ایسا ہر دلعزیز مشغلہ بن گیا تھا کہ اس کے بنائے رکھنے اور دوسروں کو اس سے فائدہ پہنچانے کے لئے وہ اپنی عمر عزیز کا معتد بہ حصہ کتابوں کی نقل، تصحیح و مقابلہ میں صرف کرتا، پھر اسے کتب خانوں میں وقف کرتا تھا، ان کتب خانوں کی طلب و رسد جن ذرائع سے پوری ہوتی، اور کتاب بنانے سے گزر کر کتب خانوں میں پہنچنے کے لائق ہوتی تھی، اس مقالہ میں اس کی تاریخ پر روشنی ڈالی گئی، اسی لئے اس کا عنوان کتاب سازی، وراق رکھا گیا، پہلے کاغذ سازی، اس کے اقسام، عنایت کاغذ سازی کے مراکز، کاغذ کی مقامی نسبتوں سے شہرت، بہترین کاغذ کی پہچان، سامان کتابت، قلم، دوات، سیاہی، نقل و ضبط کا اہتمام، کتابت و خوشنویسی، اقسام خط، تحریر و کتب شناسی، شعبہ و مدرسہ خوشنویسی کا قیام، کتابوں میں اعراب کا اہتمام، مقابلہ کتابت، تخریج و الحاق نقص، عبارت قلم زد کرنا، مٹانا، قواعد صحت کتاب و احتیاطی پہلو، تصحیح میں احتیاط و اصطلاحات کتابوں کا ضابطہ اخلاق، ناقل و کاتب کی شروط سے بحث کی گئی ہے، آئندہ کسی شمارے میں صفت و راق، سوق الوراقین کی نوعیت، کثرت، مراکز، ان کی علمی و ثقافتی حیثیت، تجارت کتب، کتب فروشوں کی خصوصیات، فروغ تجارت کتب کے عوامل، معیاری و مستند ناشرین، گراں دالہاں قیمت، انتخاب کتب کے اصول و مبادی اور تبصرہ کتب پر روشنی ڈالیں گے، اس لئے کہ عبد عباسی میں کتابوں کا ان تمام پہلوؤں سے

جائزہ لیا جاتا تھا، ان مراحل سے گزرنے کے بعد کتاب کتب خانہ میں جگہ پاتی اور اہل علم کے استفادہ کے لائق بھی جاتی تھی، اس سے بعد عباسی کے اس علمی و ثقافتی ورثہ کی قدر و قیمت اور استنادی حیثیت کی وضاحت ہوتی ہے جو کتب خانوں میں طلبہ، اساتذہ، محققین و شائقین کتب کے استفادہ کے لئے رکھا جاتا تھا، بعد عباسی کی یہ وہی تحقیقات اور جدتیں تھیں جنہیں یورپ کی ترقی اور موجودہ تحقیقات کی اساس بننے کا فخر حاصل ہے۔

کاغذ اردنی سے کاغذ کی ایجاد اور اس کی صنعت کے اولین خط و قال سے بحث ہمارے مقالہ کا موضوع نہیں ہے، اس لئے ہم بعد عباسی میں مواد کتب سے روشناس کرانے کے لئے اس کا سرسری جائزہ پیش کرنے پر اکتفا کرتے ہیں، کاغذ کی صنعت نے مسلمانوں کو چاندی اور سونے کے سکوں کے بوجھ سے ہلکا کرنے کے لئے زر کاغذی مینا کیا، اور علمی و ادبی دنیا میں ایک انقلاب برپا کیا، یہ کتاب بجا ہے کہ کاغذ ہی وہ واحد قدیم ہے جس نے تمدیم و جدید علمی سرمایہ کو منتقل کرنے، محفوظ رکھنے، اسے آئندہ نسلوں تک پہنچانے، پروان چڑھانے میں ناقابل فرہوش کردار ادا کیا ہے، مسلمانوں نے جب اس صنعت سے دنیا کو روشناس کرایا، علمی و ثقافتی ورثہ اسی کاغذ پر منتقل ہوتا رہا، اور ہوتا رہے گا، پیپرس کا آج تارکوں میں نام ضرور روشن ہے لیکن ہماری لائبریریاں اس سے خالی ہیں، بابل و نینوا کی کھدائی سے جو الواح دریافت ہوئی ہیں، وہ اگر تو اتر کے ساتھ نقل ہوتی رہیں تو بھی یہ نئی دریافت بنی نوع انسان کے لئے ناگزیر تھی، اس اعتبار سے کاغذ ہی وہ مواد کتابت ہے جس نے ناپائیداری کے باوجود اپنی ارزانی، فراوانی کے سبب ہر نوع کے قدیم و جدید علمی سرمایے کو ہم تک یا سانی منتقل کیا، تحریک احیائے علوم و فنون و تحریک کتب خانہ سازی کو حیات جاوید عطا کی اور گھر گھر کتب خانہ قائم کیا۔

عہد قدیم سے جن تمدن اقوام میں نوشت و خواند کا آغاز ہوا اور تمدن است چرچا رہا تھا ان میں مصری، رومی، فارسی، ہندی، چینی، یونانی، عرب سب ہی شامل تھے، انہوں نے جو مواد لکھنے کے لئے انتخاب کیا تھا اس کا تذکرہ ابن النديم نے الفہرست میں کیا ہے جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی نوع انسان نے لکھنے کے لئے مٹی، پتھر، لکڑی، تانبا، درخت کے پتے، چھال، گھاس، چمڑا، ہڈی، کپڑا، اوراق بری (Papyrus)

اور چینی کاغذ سب ہی کچھ استعمال کیا تھا، چنانچہ اشور پانی پال کا پورا کتب خانہ لکھی تختیوں (Clay Tablets) پر چھپا ہوا تھا، یونانی چمڑے پر، رومی سفید ریشم، نرم کھال اور اوراق بری پر، جنگی گدھے کے چمڑے پر، اہل فارس چھین، گلے اور کبری کی کھال پر، عرب اونٹ کے شانہ کی ہڈی، سنگ سفید، ٹکڑوں، کھجور کی چوڑی چکی ٹہنیوں اور چمڑے پر بھی لکھتے تھے، چینی گھاس سے تیار کردہ کاغذ پر لکھتے تھے، اہل ہند تانبے، پتھر اور سفید ریشم پر لکھا کرتے تھے، فوری ضرورت کے لئے لوگ لکڑی اور درخت کی پتوں کو تحریر کے لئے استعمال کرتے اور تحریر کو تادیر رکھنے کے لئے توڑ کے پتوں پر لکھتے تھے،

مذکورہ بالا اشیاء میں کچھ اپنی ناپائیداری، ناممکنی، کمیابی، سختی، گرانی، نقل و حمل کی دقت، ذخیرے کے لئے زیادہ جگہ کی احتیاج وغیرہ معمولی محنت کے بعد کارآمد بنانے کی وجہ سے زیادہ استعمال میں نہیں آسکتی تھیں اس لئے ان تمدن اقوام میں نوشت و خواند کا سلسلہ ہمیشہ نہایت مختصر و محدود طبقہ میں دائر و سائر تھا، اور کتب خانوں کی تعداد دہائیوں سے آگے نہیں بڑھ سکتی تھی، اہل مصر لکھنے کے لئے پیپرس (Papyrus) جو گھاس سے تیار کیا جاتا تھا، استعمال کرتے تھے، عربی میں قرطاس اور اوراق بری سے بھی معروف ہے۔

قرطاس (مغزو)، بکسراف بمعنی پیپرس بری اور قرطیس (جمع)، بفتح قاف قرآن میں آیا ہوا (الانعام)

۱۔ دی انسا ئیکلو پیڈیا امریکنا، ۱۹۸۰، ایڈیشن، جلد ۲، ص ۲۵۸ سے کتاب البیرونی فی تحقیق اللہند من مقولہ فی العقل اور ذولہ، حیدرآباد الدکن، مطبعتہ دار الفکر العثمانیہ، ۱۳۴۷ھ، ص ۱۳۳، ۱۳۴، الفہرست لابن النديم ص ۳۱، صبح الاعشی للعلفندی، ج ۲، ص ۴۸۸ سے کتاب البیرونی فی تحقیق اللہند، ص ۱۳۳، ۱۳۴، الفہرست لابن النديم ص ۳۱ کتاب البیرونی فی تحقیق اللہند ص ۱۳۳، صبح الاعشی للعلفندی، ج ۲، ص ۲۸۵-۲۸۶ سے کاغذ سازی اور خط و کتابت ہندوستان کے مسلمان حکمرانوں کے عہد کے تمدنی کارنامے، اعظم گڑھ، دار الفکر، ۱۳۸۳ھ، ص ۲۲۱-۲۲۲، کتاب الفہرست لابن النديم، ص ۳۱ و ۳۲، کتاب البیرونی فی تحقیق اللہند، ص ۱۳۳، ۱۳۴، الفہرست لابن النديم ص ۳۱

۹۱-۴) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل عرب قرطاس سے آشنا تھے، یہ کارٹس (Charts) کا عربی نام ہے۔ پہلی اور دوسری صدی ہجری کے اوائل تک کاغذ کی نشر و اشاعت سے قبل مسلمانوں میں قرطاس کا استعمال رہا اور کاغذ کے رواج پذیر ہونے کے بعد بھی قرطاس و قرطیس مصر کی نسبت کی صورت میں بلاشبہ اور اقوام کے معنی میں استعمال ہوا ہے، لیکن مصر کی نسبت کے بغیر باقرینہ ہمیشہ کاغذ کے معنی میں آیا ہے، چنانچہ بغداد کا محلہ دربار قرطیس کاغذ سازی کی وجہ سے مشہور تھا، اسلامی قلمرو میں کاغذ و محلہ کاغذ سازان دونوں کی اسی معنی و نسبت سے شہرت ہے، اور یہی وہ مقامات تھے جہاں کاغذ ساز رہتے اور کاغذ بنتا تھا، اسی لئے زعفرانی نے مقدمہ الادب میں اور ہمدانی نے السامی میں قرطاس کا ترجمہ لفظ کاغذ سے کیا ہے، کاغذ یا کاغذ جس کی جنس کاغذ اور کو اغیذ آتی ہے، اہم لغت صفائی لاہوری نے تصریح کی ہے کہ یہ لفظ عربی میں فارسی زبان سے آیا ہے، لیکن دراصل یہ عربی زبان کا لفظ ہے، بقول لوفر (Laufer) یہ (Ku-Gid) اور قدیم عربی زبان میں (Kokel-Kokoz) سے کاغذ بنا ہے، اور فراء کی رائے یہ ہے کہ ممکن ہے یہ لفظ ترکی ہو، یہ چکر چینی ترکستان کا علاقہ تھا اس لئے اسے ترکی الاصل کہنا بھی درست ہے، قرطیس اور کاغذ کی طرف نسبت کی وجہ حمد عباسی میں کاغذ سازی کی صنعت میں ہمارے و کاغذ فروشی میں شہرت کی بنا پر اہل علم کو قرطیس کاغذ اور ورق کی نسبتوں سے شہرت حاصل ہے، دمشق میں آج بھی ایک خانوادہ قرطیس کی نسبت سے مشہور ہے۔

Dezy, Supplement aux Dictionnaires arabes laide

GI-densat E.J.Brill Vol.2.P331

۱۔ تاریخ بغداد الخلیف ج ۲ ص ۹۱، ۹۲، مقدمہ الادب للزعفرانی، دار ودہ محمد کاظم امام، تہران، پانچواںہ دانشگاہ اسلامیہ
۲۔ السامی فی الامامی للمیدانی تحقیق محمد موسیٰ ہندوی، بیروت، محمد موسیٰ ہندوی، ۱۹۶۹ء، ص ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸

بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یوسف بن عمرو کی کاغذ سازی کا دائرہ حدود تمامہ سے آگے نہیں بڑھا، اس لئے اس کی جیسی شہرت چاہئے تھی نہ ہو سکی، اس کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ کاغذ سب سے پہلے حجاز کی زمین میں تیار کیا گیا ہو تو کچھ مستبعد نہیں، بلاد مغرب میں موسیٰ بن نصیر المتوفی ۱۹۹ھ نے قتب (سن) اور کتان سے کاغذ بنانے کا طریقہ ایجاد کیا تھا، اس سے یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ بر اظم ایشیا اور یورپ میں مسلمانوں نے کاغذ سازی کا سلسلہ شروع کیا تھا، ۱۹۹ھ میں جنگ اطلح میں امیرزاد بن صالح حادٹی المقتول ۳۵۹ھ کچھ چینی کاغذ سازوں کو امیر بنا کر سمرقند لے آئے، چینی کاغذ گھاس سے بناتے تھے، مسلمانوں نے کاغذ قطن (Gotton) سے بنایا، جو قطنی کاغذ کہا جاتا تھا، بعض اہل علم کا خیال ہے کہ ایرانی رستوں کے فروغ و ترقیوں سے بنایا جاتا تھا، آدم منز کی تحقیق یہ ہے کہ برگ توت اور قاب ہندی سے بنایا جاتا تھا،

اہل سمرقند نے چینی کاغذ سازانیردوں سے کاغذ بنانا سیکھا، پھر بلاد مشرق میں اس صنعت کو بہت فروغ حاصل ہوا، اس لئے اس کا انتساب چینی کاغذ سازوں کی سیر کے واقعہ سے ہو کر رہ گیا، اور کاغذ سازی کی صنعت کو محمد عباسی کی ادبیات سے شمار کیا جانے لگا، اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ اس واقعہ کے بعد کاغذ سازی کی صنعت کو بہت ترقی پورے اسلامی قلمرو میں کاشغر سے غرناطہ تک ترقی کرنے کی سہولتیں حاصل ہوتی رہیں، اس صنعت میں مسابقت کا جذبہ ابھرا، مشرق و مغرب کے کم و بیش ہر بڑے شہر میں کاغذ سازوں کے کوچے محلے اور بازار آباد ہو گئے تھے، ۱۹۹ھ میں بغداد میں بازار لکب کے قیام سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی

(بقیہ حاشیہ ۱۹۵) ۱۹۵ھ خلافت الرشید الاداریہ والعمالات والصناعات المتاجر والحالات العلمیہ التي كانت علی عهد الرشیدین المدینۃ الاسلامیۃ فی المدینۃ المنورۃ الطیبۃ لعبد الحمید الکافی، بیروت احیاء التراث العربیہ، ج ۲، ص ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷

تھا۔ تیسری صدی ہجری میں بغداد میں کاغذ بہت اچھا بنتا اور نہایت سستا ملتا تھا، چنانچہ عربین غالباً بصری
 تم بغدادی المعروف بفرام المتونی سے ۳۵۰ھ کے پاس چند طلبہ حدیث لکھنے کے لئے آئے، موصوفہ نے بے لگا کر
 سامنے رکھے، وہ پرانے کاغذ پر لکھے گئے، غلام بولے، یا بنی الکافذ خیس ببغداد، ذلک کتبہ قوافی کاغذ
 اجود من هذا، بیٹے، بغداد میں کاغذ سستا ہے کاش تم اس سے بہتر کاغذ پر لکھتے، پانچویں صدی ہجری میں
 کاغذ کی صنعت بغداد میں بہت عروج پر تھی، واسط میں بھی دربار القرائین تھا (۵) شام۔ یہاں اچھا کاغذ
 بنتا اور مہر بھی جاتا تھا، شام کے حسب ذیل شہروں میں کاغذ بنایا جاتا تھا، دمشق، طبرستان، فلسطین، اوائل عند
 عباسی میں لکھنے کے لئے چمڑا بھی استعمال میں آتا تھا، لیکن چمڑے کی بہ نسبت کاغذ پر تحریر زیادہ آتا ہے،
 یہ سستا اور ہر وقت آسانی میسر، سب نقل و حمل میں آسان، ان وجوہ سے مسلم معاشرے میں اسے قبول عام
 حاصل ہوا اور چمڑے کا چین جاتا رہا، کاغذ کی موجودگی میں اگر کوئی چمڑا استعمال کرتا معاشرہ میں حیرت ممتنع
 سے دیکھا جاتا، اس سے سوالات کئے جاتے، چنانچہ جاحظ سے بھی سوال کیا گیا، اس نے مذاقہ انداز میں چمڑے کی خوبیاں
 اور خرابیوں کو حسب ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے :-

۱۰ اخبار الرامی باللہ و اتق اللہ للصلی، القاهرة طبع ح بیروت، ۱۳۵۰ھ، ص ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴

ہیں، نفعی انہی پر تائے جاتے ہیں، پھر دیکھ کاغذ کو جلد کھا جاتی ہے،

حماہ، حلب، بلخ، طرابلس الشام، یہاں کا کاغذ سمرقندی کاغذ کی طرح تھا (۶) مصر، یہاں کے کاغذ ساندوں کی بھی شہرت تھی، اسی لئے مستقیم یہاں کاغذ سازوں کو سامرا میں آباد کیا تھا، فسطاط، یہاں خطہ (بٹی) بنی (یہ میں باب القنطرہ کے قریب مقریزی المتوفی ۸۴۵ھ کے زمانے تک کاغذ بنایا جاتا تھا، قاہرہ، حارہ، ہاراند اور سولہ امیر الجیش کے درمیان خطہ خان وراق میں کاغذ تیار کیا جاتا تھا (۷) ایران۔ خوانا میں جس کا ذکر کتبوں میں غریب کے نام سے کیا جاتا ہے، کاغذ کا کارخانہ تھا (۸) ہندوستان میں بھی کاغذ تیار کیا جاتا تھا، اس کاغذ کی صدائے بازگشت اندلس تک سنائی دیتی ہے، اور ابو حامد غرناطی نے ہندوستان کے ساختہ کاغذ کو بلخ و خراسان کے ہم پایہ کاغذ قرار دیا ہے، ممکن ہے یہ کاغذ کشمیر، سیالکوٹ اور لاہور میں کسی جگہ بننا ہو (۹) مغرب اندلس، مشرق (ایشیا) سے کاغذ کی صنعت مسلمانوں کے ذریعہ مغرب میں پہنچی، چنانچہ قرطبہ میں بے نظیر شاطبیہ میں نہایت عمدہ اور صغلیہ (سلسلی) میں بھی کاغذ بنایا جاتا تھا، سو اویس صدی عیسوی میں یہاں سے کاغذ سازی کی صنعت یورپ کے مغربی ممالک میں پہنچی تھی،

ابن الندیم نے چوتھی صدی ہجری تک اسلامی دنیا میں حسب ذیل چھ قسم کے کاغذوں کی نشاندہی کی:

(۱) سلیمانی (۲) طلی (۳) نوخی (۴) فرعونی (۵) جعفری (۶) طاہری

۱۔ رسالہ الجہد والنہل للباحثین عبدالسلام محمد ہارون، القاہرہ: مکتبۃ المغانمی، ۱۳۸۲ھ، ص ۲۵۳-۲۵۴
خطوط الشام از کرد علی ج ۴، ص ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵

دنیا سے تعصب و ادہام اور جہل کے پردوں کو چاک کرنے میں مسلمانوں کی کاغذ سازی کی صنعت کا بڑا دخل ہے، چنانچہ اس حقیقت کا اعتراف دان کریم کو بھی ہے، وہ کہتا ہے کہ یوں علم و فن کی عام اشاعت اور اس کی ترویج کا سرچرواہوں ہی کے سر ہے، علوم کی اشاعت برابر بڑھتی گئی اور عربوں کا لگایا ہوا پودا اس قدر بار آور ہوا کہ اس کی بدولت مذہبی تعصب و ادہام پرستی اور بے جا تحکم کا بالکل خاتمہ ہو گیا، مختصر یہ ہے کہ اس وقت سے تمدن کا ایک نیا دور شروع ہوا۔

بریفالٹ نے کاغذ کی ایجاد و ترویج کی داد تحقیق حسب ذیل الفاظ میں دی ہے :

”یہ قابل غور اور حیرت انگیز حقیقت ہے کہ یونان اور روم انھوں نے دنیا کی ہیئت کا مبادلہ کر رکھ دی اور تہذیب کی ایک نئی کائنات ایجاد کر دی، ایک بھی اہم علمی ایجاد یا صنعتی اکتشاف نہ کر سکے۔۔۔۔۔ بابل و مصر کے اولین ایام سے لے کر کسی اہم اور نئے مادی اکتشاف کا سراغ نہیں ملتا آئندہ عربوں نے یورپ میں کاغذ سازی بار و د سازی اور ناخداؤں کے قطب نما کو رواج دیا، جس دانش و بصیرت نے فکر و ذہن کی ایک ایسی نئی دنیا پیدا کر دی جو مشرق کے مقابلے میں ایسی ہی تھی جیسے آدھی رات کے مقابلے میں دوپہر“

بریفالٹ ایک دوسرے مقام پر لکھتا ہے عربوں نے یورپ میں اپنی تین ایسی ایجادیں رائج کیں جن میں سے ہر ایک نے دنیا میں عجیب انقلاب پیدا کر دیا، اول ناخداؤں کی قطب نما جس کی برکت سے یورپ دنیا کے کناروں تک پھیل گیا، دوم بار و جس نے زرہ بکتر پہننے والے نائٹوں کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا، سوم کاغذ جس سے اشاعت و طباعت کا راستہ صاف ہوا، کاغذ کے رواج نے جو انقلاب پیدا کیا وہ اہمیت میں طباعت کی ترویج سے کم نہ تھا۔

۱۵ مسلمانوں کی صنعت از دہان کریم، ص ۳۵، تشکیل انسانیت، بریفالٹ، ترجمہ عبد الحمید سالک بار دوم، لاہور

جلس ترقی ادب ۱۹۶۶ء ص ۲۳۰-۲۳۱

تشکیل انسانیت ص ۳۳۳ عربوں کا تمدن، ج ۱، ص ۱۰۲

اسلام نے تجارت و دستکاری پر زور دے کر ان کو بھی عبادت بنا دیا تھا، اس لئے مسلمان ہر نئی صنعت سیکھتے، اسے اپناتے، اس میں جدت پیدا کرتے اور خوب ترقی دیتے تھے، جو زون ہیل کہتا ہے : ”اسلام نے دستکاری کے فوائد اور خوبیوں پر زور دے کر دستکاری اور تجارت کو ایک مذہبی شکل دے دی، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جہاں کہیں مسلمانوں کو کوئی نئی چیز ملتی تھی، وہ فوراً اسے اپناتے اور اس میں مزید وسعت و نشو و نما پیدا کرتے تھے، چنانچہ انھوں نے جب سنا کہ اسلامی قلمرو کے کسی دور دراز حصے غالبائین میں کاغذ تیار کیا جاتا ہے تو انھوں نے فوراً اس کی طرف توجہ کی یہاں تک کہ عباسیوں کے ابتدائی زمانے میں سمرقند کے اندر کاغذ سازی کا ایک کارخانہ جس میں غالبائینی کام کرتے تھے قائم ہو گیا، انھیں ابھی کاغذ بناتے تھوڑے سی دن گزرے تھے کہ انھوں نے اس کے لئے چیتھڑوں اور کپڑوں کا تجربہ شروع کیا، ۵-۴-۳۶۷ء میں بغداد میں کاغذ سازی کا سب سے پہلا کارخانہ قائم ہوا اور حکومت کے دفاتر میں کاغذ کا استعمال شروع ہوا، رفتہ رفتہ تمام سلطنت میں کاغذ سازی کے کارخانے جاری ہو گئے، جہاں نت نئے رقم کا کاغذ تیار ہوتا تھا، ریشم کا کاغذ، ردنی کا کاغذ موٹے اور باریک صاف کھردرا، سفید اور رنگدار کاغذ بنا شروع ہوا، بانس کے کاغذ اور چمڑے کا زمانہ ختم ہوا، لہذا اب کھجور کے لئے اس کے کیں سستار سامان میرا آتا تھا، یہ علوم و فنون اور ادب کے فروغ کے لئے ایک اچھا شگون تھا،

مشرق و مغرب (ایشیا اور یورپ) میں علوم و فنون کے فروغ، کتابوں کی اشاعت اور کتب خانوں کے ترقی پذیر سلسلہ کے احیا کی خاطر اسلامی قلمرو میں کہیں بھی کاغذ کی صنعت و تجارت پر کسی قسم کا ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی نہیں لگائی گئی، اس سے کاغذ کی صنعت و تجارت کو ہر چھوٹے بڑے شہر میں فروغ حاصل ہوا اور علمی دنیا کو اس سے ترقی کرنے کا موقع ملا، چنانچہ دان کریم کہتا ہے ”عرب عیاسی میں کاغذ کی تجارت سے پہلے کسی قسم کا ٹیکس اور کسٹم ڈیوٹی نہیں تھی اس لئے بھی کاغذ کی تجارت کو بہت فروغ حاصل تھا“

۱۵ عربوں کا تمدن، ج ۱، ص ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶،

وان کریم در سرے مقام پر لکھتا ہے "کاغذ سازی سے صنعت علوم و فنون کی اشاعت کو غیر معمولی ترقی ہوئی، اور اسی صنعت کی وجہ سے مسلمانوں نے یورپ کے بازاروں میں اپنا سکہ بٹھایا، عربوں نے کاغذ سازی کی صنعت کو جلد ہی ترقی دی، کافی سستا اور اچھا کاغذ بنا کر ایشیا کے بازاروں سے گزر کر کسی یورپ کے بازاروں کو بھی یہ کاغذ بھیرا کرنے لگے، اس لئے علم و فن کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا گیا۔"

مسلمانوں نے علم حبیبی بیش بہا چیز کو بلا امتیاز عام کیا، بلا اجرت و مواضع معاشرہ میں پھیلا کر عوام میں علمی بیداری پیدا کی اور ان کا کتابیں رشتہ استوار سے استوار تر کر دیا، مسلمان حکمرانوں کاغذ سازی کی صنعت پر کہیں اور کبھی کسی قسم کا ٹیکس عائد نہیں کیا، اس سے صنعت کاغذ سازی کو اسلامی قلمرو میں ہر جگہ فروغ حاصل ہوتا رہا، کاغذ کی فراوانی رہی ذخائر علوم کی سرعت سے تدوین ہوتی گئی، آسانی سے اور ہر موضوع پر فراوانی سے بازار میں کتابیں آتی رہیں، عام طور پر ازاں قیمت و مناسب داموں میں ملتی رہی تھیں، کتب خانے بنتے رہے اور انکی طلب درسد پوری ہوتی رہی تھی،

کاغذ سازی کا ضابطہ اخلاق | محمد عباسی میں کاغذ سازی کا بھی ضابطہ اخلاق تھا، جس کی کاغذ ساز پابندی کرتے تھے، چنانچہ ابن امیر الحاج کا بیان ہے :

کاغذ ساز کو جو کام سپرد کیا جائے اسے دیا متدار نہ طور پر انجام دینا چاہیے مثلاً کاغذ کا دستہ تین درہم میں فروخت ہوتا ہو تو وہ خریدار کو چار درہم میں بیچے، ہر نوع کے کاغذ کی جداگانہ قیمت ہوتی ہے، ہر نوع کے کاغذ کے دام میں فرق ہوتا ہے، چنانچہ سفید، کم سفید، صیقل کیا ہوا اور کم صیقل کیا ہوا، بھینچا ہوا اور کم بھینچا ہوا، ایک دام کا نہیں ہوتا، پھر کاغذ کی ساخت کے اعتبار سے بھی قیمت میں تفاوت ہوتا رہتا ہے، گرم و سرد موسم کے اعتبار سے بھی قیمت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے، اس لئے کاغذ فروش پر لازم ہے کہ ہر کاغذ کی صنعت خریدار کو بتائے، تاکہ اس کو کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے، ایسا نہ کرنا خریدار کو دھوکا دینا ہے، جس کے متعلق حدیث

مسلمانوں کی صنعت، حرمت، ص ۱۶۳ و ۱۶۵، ایضاً،

میں وارد ہے مَنْ غَشَّنَا غُلَيْسَ جَنَّا جس نے ہم کو دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

خریدار کو کارخانہ میں جا کر کاغذ دیکھنے کا حق ہے، لیکن کارخانہ میں کاریگر عموماً چھوٹا اور نازک سا کپڑا باندھے رہتے ہیں اس لئے ایسے وقت جانا چاہئے جب کپڑے پچھے ہوئے ہوں یا کارخانہ میں کام ختم ہو چکا ہو۔

کاغذ فروش پر لازم ہے کہ خریدار کو جس کام کے لئے کاغذ درکار ہے اسی مقصد کا کاغذ اس کو دینا چاہئے مثلاً نقل کے لئے نقل کے مطلب کا کاغذ دینا چاہئے اور حقیقت حال بھی بتا دینی چاہئے، کاغذ سازوں پر ایک کاغذ کو جن پر شرعی امور تحریر ہوں احترام لازم ہے، انھیں پیروں تلے نہیں روندنا چاہئے، اور جن پر شرعی امور تحریر نہ ہوں انھیں از سر نو درست کسٹکی اجازت ہے۔

سامان کتابت | قلم، دوات اور سیاہی | قلم کے معنی سخت چیز کو کاٹنے کے ہیں، قلم سخت قسم کے نرکل کو تراش کر بنایا جاتا تھا، اس لئے اس کو قلم کہتے اور بعض ترسے ہوئے نرکل کو انویہ بولتے ہیں، محمد عباسی میں قلم نرم سبک، تیز چلنے والا اور پائیدار پسند کیا جاتا تھا، سخت، ڈھیللا، دھیرے چلنے والا اور زیادہ گھنے والا پسند نہیں کیا جاتا تھا، قلمدان کو مقلہ کہتے تھے، بہترین قلم جس قلم کے پوست کا رنگ صاف و سرخ ہوتا اور وزن دار، لمبا سیدھا اور اندر کا حصہ سفید ہوتا وہ قلموں میں سب سے بہتر سمجھا جاتا تھا، محمد عباسی میں قلم کی بڑی حفاظت کی جاتی تھی، اسے پیتل کے خول میں رکھا جاتا تھا، وہاں قلم کے قلم کا استعمال گرائی کے باعث و زرار و امارت کم محدود تھا، پھر گو نہ والی روشنائی روانی سے نہیں چلتی تھی، اس بنا پر خوشنویسوں نے اس کے

۱۔ المدخل لمحمد بن محمد العبدی القاکی امیر الحاج مصر مطبعة مصطفیٰ ابوالابی الجلی، ۱۹۶۰ء، ج ۲ ص ۸۶-۸۸، ۲۔ فرائد اللغۃ فی الفروق، مصر کتبوس لامنس، بیروت، المطبعة الکائنولیکہ از آباء الیسوین ۱۸۸۹ء، المقروءات فی غریب القرآن للراغب ص ۱۱۴، القاموس تفسیر وزیر آبادی ج ۲ ص ۲۹۲، ۳۹۵ (ذلی) ۳۔ ادب الامار والاسلام للسمعانی تحقیق مکسر ویسو یلرین مطبعة بریل ۱۹۵۲ء ص ۱۵۸ و ۱۶۳، ۴۔ ادب الکتاب للصولی تحقیق محمد بوجہ الاثری بغداد المکتبة السلفیہ ۱۳۳۱ھ جلد ۲ ص ۹۵، ۵۔ ایضاً، ۶۔ رسالہ خط از رضی الدین قزوینی ص ۵، ۷۔ العمدہ لعبد اللہ بن علی البیتنی تحقیق ہلال ناجی بغداد مطبعة المعارف، ۱۹۶۰ء ص ۸-۹، تحفہ اولی الاباب فی صناعة الخط والکتاب تالیف عبد الرحمن بن یوسف الصالح تحقیق ہلال ناجی تونس دار بولسلاہ للنشر والتوزیع ۱۹۶۶ء ص ۵۲، ۵۴، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴

اور دولت و غیرہ کی ضروریات پوری کرتے تھے،

کتابت و خوشنویسی | زبان و بیان اور کتابت و تحریر اللہ تعالیٰ کا بنی نوع انسان پر خاص فیضان ہے اس لئے قرآن نے اس کا ذکر بطور امتنان کیا ہے، فرمایا اَللّٰهُ يَخْلُقُ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ (الرحمن - ۲) اَتَوَدَّ بِيَدِكَ الْاَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَهُ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (العلق - ۳-۵) اس (خون) نے انسان کو پیدا کیا اور اسے بولنا سکھایا، اور تمھارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا، انسان کو وہ علم دیا جسے وہ نہ جانتا تھا،

اس فضیلت و شرف میں جس کا ذکر اوپر کی آیات میں ہوا، لفظ و خط میں بھی ایک نوع کا شرف آگیا، خط کے ذریعہ نوع انسانی کا خاصہ قوت سے فعل کی طرف آیا، اور عقل و نطق اور خط کی وجہ سے انسان کو حیوانات پر فضیلت حاصل ہوئی ہے، خط و الفاظ پر اذ الفاظ معانی پر دلالت کرتے ہیں، فرق یہ ہے کہ لفظ و تحریر ہے، وہ بنی نوع انسان میں ایک گونہ حرکت پیدا کرتا ہے، خط ساکن ہے، یہ ذوق جمال کی تسکین کا موجب ہے،

قرآن کی پہلی وحی اقراء پڑھ، اور سورہ القلم و القلم و ما یسطرون دنون اور قسم ہے قلم کی اور جو وہ

لکھتے ہیں، رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اکتب لکھو اکتبوا ذلک لا یرج میری باتیں) لکھو کوئی چیز نہیں، قید و العلم

۱۰ تذکرۃ الخطاط ج ۳، ص ۹۸۶، ۲۴۹ھ ارشاد القاصد فی اسی المقاصد تألیف محمد بن ابراہیم بن سعد مصر،

مطبوعۃ المطبوع، ۱۳۱۵ھ ص ۳۰، روح المعانی للآلوسی، ج ۱۵، ص ۱۱۱، تحقیقۃ اولی الباب

للفنائی، ص ۲۶-۲۷، سنن الدارمی تألیف عبد الرحمن بن عبد الرحمن الدارمی، دمشق، مطبوعۃ الاعتدال، ۱۳۳۹ھ

ج ۱ ص ۱۲۵، المستدرک علی الصحیحین للماکم، الریاض، مکتبۃ النصر الحدیث، ب، ت، ج ۱ ص ۱۰۵-۱۰۶، جامع بیان العلم

وفضله لابن عبد البر ج ۱ ص ۱۲۵، تامل مختلف ایضاً لابن قتیبة، ص ۳۶۵، الامارۃ للفاضل عیاض

ص ۱۲۴، فتح الباری ج ۱ ص ۱۸۵، ۱۲۵ھ الحدیث الفاضل بین الراوی والواعی تألیف الحسن بن عبد الرحمن الرازمی تحقیق

محمد عیاض الخلیف، بیروت، دار الفکر، ۱۳۹۱ھ، ص ۳۶۹ (حدیث نمبر ۳۳۳) تفسیر العلم للخطیب، ص ۳۶۹، مجمع الزوائد

ومنبع الفوائد ج ۱ ص ۱۲۵، ابن حجر تألیف نور الدین علی بن ابی بکر، القاہرۃ مکتبۃ القدسی ۱۳۵۳ھ ج ۱ ص ۱۵۱

منتخب کنز العمال علی المتقی، ج ۲، ص ۵۸،

بالکتاب علم کو قید تحریر میں لاؤ، نے عربوں کے فکر و نظر کو بدلا، آپ کی پسندیدگی اور تاکید امر نے انھیں قوت و کتابت کا خون گر بنایا، اس سے عربی رسم خط کی خوب نشر و اشاعت ہوئی، آپ نے وحی الہی کو عربی رسم خط میں قلمبند کر دیا، صلح نامے، امان نامے، جاگیر نامے، معاہدے، بادشاہوں، امیروں کے نام سیاسی، تاریخی، مذہبی، تبلیغی خطوط، حکام و عمال کے نام فراہم سب کی خط میں تحریر کرائے، علم کے لئے بھی کتاب کا لفظ استعمال کیا، سب سے پہلے سرکاری حیثیت میں عربی رسم الخط کا پہلا مدد مدینہ میں مسجد نبوی میں قائم کیا، اس میں نوشت و خواندگی کی تعلیم پر کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا تھا، ہر ایک کو اس فن کی مفت تعلیم دی جاتی تھی، اس سے عربوں میں خصوصاً اذ غیر عربوں میں عموماً عربی رسم خط کی نشر و اشاعت ہوئی، بدر کے جنگی قیدیوں کا فدیہ دس مدنی بچوں کو کتابت سکھانا مقرر کر کے سرکاری حیثیت سے اس کی ترویج و اشاعت کی اور ۸۳۷ھ کے بعد مدینہ میں کتابت کے فن کی ایسی اشاعت ہوئی کہ پھر صحابہ کی غالب اکثریت نوشت و خواند سے بہرہ ور ہوئی، ان میں کتابان قرآن، مراسلہ نگار اور کتاب پیدا ہوئے، خط و کتابت کی ترقی، معاشرتی زندگی میں اتنی اہمیت اختیار کر گئی کہ جو تیر اندازی، شناساوری کے ساتھ لکھنا پڑھنا جانتا اسی کو مرد کامل کہا جاتا تھا اس کے بغیر مرد ناقص سمجھا جاتا تھا،

عہد رسالت میں سب سے زیادہ قرآن و حدیث کو لکھا جاتا تھا اکثر کتابت کی وجہ سے کوئی رسم خط سے پہلے مدنی

۱۰ الحدیث الفاضل ص ۳۶۵ (حدیث نمبر ۳۱۸ و ۳۲۰) تاریخ بغداد للخطیب ج ۱۰ ص ۱۰۱ (تفسیر العلم ص ۴۹،

منتخب کنز العمال، ج ۴ ص ۴۹، الفتح الکبیر فی فہم الزیادۃ الی الجامع الصغیر تألیف یوسف النہانی، مصر، مصطفیٰ البابی الخلیف

۱۳۵۱ھ، ج ۲ ص ۳۰۶، سان العرب لابن منظور، ج ۲ ص ۱۹۳ (مادہ کتب) سنن ابی داؤد، ج ۲،

ص ۱۲۹، انتشار الخط العربی فی العالم الشرقی والغربی تألیف عبد الفتاح عبادہ، مصر، مطبوعۃ ہندیہ، ۱۹۱۵ء، ص ۱۲،

۱۲۹ھ الفہرست لابن النذیم ص ۹ معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسم خط سریانی رسم خط کے انداز پر ترقی کرتے رہے، چنانچہ سریانی

رسم خط میں ایک قسم التحریر الخففت تھی، جسے لیٹا خط مدد کہتے تھے، الفہرست

لابن النذیم ص ۱۰

دکن میں عربی رسم خط کو فروغ حاصل ہوا، مدنی اور کئی خط میں امتیاز شان کی وجہ سے مدینہ کا رسم خط مدنی اور مکہ کا کئی رسم خط کہلایا، پھر اس کے دائرہ اثر میں وسعت ہوئی اور بصری، کوئی کی نسبت سے بھی مشہور ہوا۔

قرآن مجید کا رسم الخط ان تینوں خطوں سے جدا تھا، اسے ابجزم کہتے تھے، جزم کے معنی کاٹنا ہیں یہ خط حمیری (سندی) سے ماخوذ ہے (کاٹ کر بنایا گیا) نقطے اور اعراب سے خالی تھا اس لئے اس کا نام جزم رکھا گیا تھا۔ اسی خط میں مصاحف عثمانی لکھے گئے تھے اور بعد عثمانی میں ان کی نقلیں مختلف مرکزی شہروں کو بھیجی گئی تھیں، اس سے عربی رسم الخط کو سرکاری حیثیت میں فروغ حاصل ہوا، صحابہ و تابعین نے اسی طرز تحریر میں اس کو نقل کیا، یہ رسم خط پورے اسلامی قلمرو میں پھلا پھولا۔

قرآن مجید قرأت، کتابت، تجلید ہر چیز میں دوسری کتابوں سے ممتاز حیثیت رکھتا ہے، اس کے اصول قرأت جدا، اصول کتابت جدا ہیں، یہ مروجہ اصول کتابت کی پابندیوں سے بالاتر ہے، اس کے اصول کتابت پر قرار نے مستقل کتابیں لکھی ہیں، ان ہی وجہ سے ابن درستیہ المتوفی ۳۴۷ھ نے کتاب الکتاب میں تصریح کی ہے کہ صحف کے رسم الخط میں بعض باتیں اصول ہجاء کے سراسر خلاف ہیں اُسے ہجاء پر قیاس کرنا درست نہیں، اور نہ اس کے رسم خط کی مخالفت درست ہے، کیونکہ جو کچھ صحف میں مسطور ہے اس کو امت نے قبول کیا ہے، قرآنی رسم خط کو فہم کوئی علماء کا اور بصرہ میں بصری علماء کا مرکز توجہ بنا اور انھوں نے اسی رسم خط کی روشنی میں اصول کتابت وضع کئے تھے،

(باقی)

۱۔ مناهل العرفان فی علوم القرآن للزرقانی، ج ۱، ص ۳۵۶، ۲۔ کتاب الکتاب تألیف عبداللہ بن درستیہ تحقیق ویوس
 شخطہ بکیروت: المطبعة الکاثولیکیہ، ۱۹۲۷ء، ص ۷، مفتاح السعادة ومصباح الیادة تألیف احمد طاش کبری زادہ،
 تحقیق کامل کامل بکری، عبد الوہاب ابوالنور، القاہرہ، دارالکتب الحدیث، ۱۹۶۸ء، ج ۱ ص ۹، ۳۔ المدایہ الی ضوابط
 الکتابہ تألیف ابراہیم عبدالمطیف القاہرہ، شرکت مرکز کتب الشرق الادسط، ۱۹۷۲ء، ص ۱۲ و ۱۳،

مذکور بالا حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ اس دور میں خوشنویسی کا فن اتنا ترقی کر گیا تھا کہ اس میں نو مڈیاں بھی نام پیدا کرنے لگی تھیں۔

اقسام خط | عہد ہارونی میں کتابوں نے سن فن میں اتنا تنوع پیدا کیا کہ بارہ گونی رسم الخط رائج ہو گئے، جن میں خط جلیل سب سے زیادہ اشکال تھا پھر ہندو میں ایک خط ریکھا دو جو جسے خط ۶ آتی اور خط دراتی کہا جاتا تھا خط براہوتقی کرتا رہا، تاہم کتاب احوال نے جو براہمہ کا نام دیا اس خط کے قواعد و اقسام کو منضبط و قلمبند کیا ہے۔

خلیفہ مامون کے عہد میں علوم کی ترقی کے ساتھ فن خوشنویسی کو بھی ترقی ہوئی، باز کا کوئی طرز خط
 ترقی کر کے میں ایک پہنچ گئے تھے، ان کا شمار کوئی خط میں تھا، اور کوئی خط سحرکاری و مدد میں رسم خط
 تھا، وزیر مامون ذوالریاستین فضل المتوفی سن ۲۰۰ھ نے ایک خط ریاسی ایجاد کیا، جو گذشتہ
 سارے رسم خطوں کو فائق تھا، اس سے چودہ رسم خط پیدا ہوئے تھے، اس عہد میں خوشنویسی اتنی
 ترقی کر گئی تھی، کہ خاندان کے خاندان اس شریف پیشے کو اختیار کرنے لگے تھے، چنانچہ مقتدر باللہ
 کے استاد ابو بحسین اسحاق شاگرد بن معدان اپنے دور کا سب سے اچھا خوشنویس تھا، اس کا بھائی،
 بیٹا، پوتا سب اسی کی روش پر لکھتے تھے، اس نے کتابت کے موضوع پر ایک رسالہ بھی الوافی
 کے نام سے لکھا تھا، لوگ اس فن کی طرف رغبت کرنے لگے تھے، خطاطوں کا مصوروں سے
 زیادہ مرتبہ بلند تھا، اس لئے ادب و تاریخ کی کتابوں میں ان کا تذکرہ محفوظ ہے،

اس زمانہ میں ابو علی محمد بن علی ابن مقلہ بغدادی ^{۲۶۴} بقول ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳}

[illegible]

کتاب سازی و راقچہ

از جناب مولانا محمد عبدالحکیم حسینی صاحب، کانو، تاجپوریا۔

(۲)

ہندوؤں نے اپنے مذہب کی اشاعت و فروغ کی دسعت اور توسیع کی خاطر خواہ توہم نہیں
دے سکے کیونکہ تہذیب و تمدن ایک ہی وقت میں ہاتھ میں نہیں پکڑے جاسکتے تھے، اموی دور میں سلطنت
کی دسعت، امن و امان کی بھائی اور تمدنی ترقی کی وجہ سے ثقافتی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا، تاہم
خطاطی کا یہ دور محض نگاروں میں خالید بن ابیہاج کو شہرت حاصل ہے، اور کہتوں میں قطبہ جو
اپنے وقت کا سب سے بڑا خطاط تسلیم کیا گیا تھا، اس نے چار اسلوب خط ایجاد کئے تھے، مالک بن دینار
الموتی نے مصحف نگاری بطور پیشہ پزیری کی۔

امویوں سے اقتدار عباسیوں کو ملا تو ثقافتی سرگرمیاں اور بھی تیز تر ہوئیں، اور فنِ خطاطی کو بہت فروغ حاصل ہوا، شاگردانِ حسنِ بصری میں ضحاک بن عجلان، قطبہ سے ہادی لے گیا، خلیفہ منصور دمدی کے دور میں اسحاق بن حماد المتوفی ۱۵۴ھ نے بہت تلامذہ یادگار چھوڑے جن میں یوسف نقوہ الشاعر اور ابراہیم بن محسن کا نام سرفہرست ہے، دورانِ کے معاصر شقیق، ثناء کا تہہ، عبد الجبار و استادانِ فن میں تھے کوئی ان کے رنگ میں نہیں لکھ سکتا تھا،

۱- فهرست الامم المذیمه ص ۴ ایضا، ۲- ایضا، ۳- پیدایش خط و خطاطان از عبد المجید یار
عراقی نجات چهره نما ۱۳۶۵ ص ۷۰-۷۱ قسطنطنیه مطبعه ابوالغیاث ۱۳۵۰ ص ۳۱ الخطاط البغدادی علی بن
ابن الهادی الشیبانی الباب الاول فی سبیل التوحید ترجمه محمد عیسیٰ الازهری مغزیر سانی البغدادی ابنه ابو مطیع المطبعه للجمع العلمی العراقی
۱۳۵۸ ص ۱۱ جمعه الغرست ابن الذریعی

خلیفہ مقتدر قاہرہ رضی اللہ عنہ ہندسہ شاگرد ابو ابراہیم بحرانی داحول امام فن خطاط اور شاعر تھا، کوئی خط کا طرز نگارش ہندسہ ساز ہے، اس کی اساس زاویہ دار طرز نگارش رہے، ابن مقلہ کو ان دونوں فنون سے طبعی مناسبت تھی، اس نے اس خط کو جس کا ابتداء میں غیر سرکاری تحریروں میں استعمال سے آغاز ہوا تھا بعد میں خط نسخ کا نام دیا گیا، انقلاب پیدا کیا، اور کوئی رسم الخط کی جگہ اس کو قرآن مجید کا رسم خط بنایا، ابھی ساری دنیا میں اسلام کا رسم خط ہے، پیچیدہ کوئی رسم خط جس کا لکھنا پریشانی کا موجب تھا، منسوخ قرار دیا، ابن مقلہ نے اس خط کے بارہ قواعد مرتب کئے تھے، اس کا طرز نگارش ضرب المثل ہے کسی شاعر نے کہا ہے،

فصاحة حسان و خط ابن مقلہ
حکمة لقمان و عفة مر
حسان کی فصاحت اور ابن مقلہ کا خط
لقمان کی حکمت اور حضرت مرؓ کی عفت
اذا اجتمعت فی الماء والماء مفلس
وودی علیہ لا یباع بدرہم

جب یہ باتیں کسی آدمی میں جمع ہو جائیں اور آدمی بھی وہ مفلس ہو، اور اسکے فنونہ خط کی بولی لگائی جائے تو افلاس کی وجہ سے اس کی قیمت ایک درہم بھی نہیں ہوگی۔

اسلامی تمدن نے مشرق و مغرب میں دو معنوی دائمی آثار و نقوش نفوس انسانی پر چھوڑے ہیں:

۱۔ آثار القلوب فی الفنون و المنسوب للثعالیٰ تحقیق محمد ابو الفضل ابوالاعلیٰ، القاہرہ، مطبعۃ المدنی ۱۳۸۲ھ

مغفرۃ ۲۰۱۰ء، دنیاۃ الاعیان ۲۰۱۰ء، الخطاط ابندادی علی بن الملک المشور بابن البواب، صفحہ ۱۰

۲۔ انتشار الخط العربی، صفحہ ۱۵، سید الدبیر نثراد، میر خوشنویسی و قرن پنجم ہجری و قلمور ابن بڑا

ہندو مردم شمارہ ۱۳۱ (۱۳۵۱ء) ص ۵۳-۵۴، تذکرہ خوشنویسان معاصر از علی راجری، تہران

کتاب خانہ امین سینا (۱۳۳۶ء) ص ۱۵، راجری نے تذکرہ خوشنویسان معاصر (ص ۵۵) میں مقلہ آخرہ

ان الفاظ میں نقل کیا ہے۔ فلیس لہ قدر بمقدار درہم

ان میں عربی زبان اور ابن مقلہ کا یہ رسم خط بھی ہے، فن خوشنویسی نے فنون جمیلہ کی وہ تربیت کی کہ پوری مسلمان قوم میں تقریباً ہر بڑھا لکھا، عال و عامی، اشکال موزوں کا ذوق رکھنے لگا تھا، ابن مقلہ نے کوئی خط کو عوامی طریقہ کی طرف منتقل کیا پھر ابن البواب المتوفی ۴۲۳ھ نے اس میں نہرست پیدا کی اور یا قوت مستعصی المتوفی ۶۹۹ھ نے خط کو پاکیزہ کمال تک پہنچایا، اور اس کے قوانین کی تکمیل کی۔ یہ عربی رسم خط ازینت و آرائش کا موجب رہا اور اس نے اہل یورپ کو بھی متاثر کیا، چنانچہ تھامس آرنولڈ (Thomas Arnold) لکھتا ہے،

اسلامی فن میں عربی کا واحد حصہ اس کا رسم الخط ہے جو سبھی فنون کے اثر و قوت اور ایک عالم گیر نشان ہے، چونکہ اس رسم الخط میں قرآن مجید لکھا جاتا تھا، اس لئے یہ ساری دنیا اسلام میں مقدس و محترم سمجھا جاتا تھا، اس فن میں خوشنویسوں نے ایسا کمال پیدا کیا کہ نہ صرف ایک خوشخط کتاب نہایت بیش بہا چیز سمجھی جاتی تھی، بلکہ کسی بالکل خطاط کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک پرزہ بھی شائقین فن کے نزدیک ایک قابل فخر ملکیت تھا، اگرچہ یورپی کاریگر اس رسم الخط کو پڑھنے سے قاصر تھے، لیکن آہستہ آہستہ وہ اس کی شکل و شبہات سے آشنا ہو گئے، اس "علم اور بھالت" کا ایک پرانا ثبوت اس طوائف کے سے ہے، جو اون (شاہ مرسیہ) (۹۶-۱۵۷ء) نے مصدوب کیا، جو برٹش میوزیم میں محفوظ ہے (شکل ۱۴)، اس کی شکل مسلمانوں کے دینار سے ملتی ملتی ہے،

اس زمانے کے بعد سے مسیحی یورپ کے کاریگروں کی مصنوعات میں عربی حروف اور

مسلمانوں کی ترمیمی آرائشوں کا رواج روز افزوں ہو گیا، ... بہت سے سیاح مسلمان ملکوں میں

۱۔ انتشار الخط العربی، ص ۳۳، سید عبد اللہ اور اسلامی میں ابتدائی تعلیم کا آغاز، چنانچہ ۲۹۰ ہجری

۱۳۹۵ء، ص ۶، سید الدبیر نثراد، یا قوت مستعصی و ہندو خوشنویسی، ہندو مردم شمارہ ۱۰۶

(مرآۃ ماہ، ۱۳۵۰ء) ص ۵ -

جاننے کے لئے سفر کی وجہ مقامات مقدسہ کی زیارت کے علاوہ اس علم کی تشنگی تھی، جس کے واحد دارش مسلمان تھے، تجارت اور دوسرے مفادات کی کشش بھی تھی، یہ سیاح جب سفر سے واپس آئے تو عرب کی شوکت و عظمت کے افسانے سناتے اور ان کے ثبوت میں مسلمانوں کی صنایع اور کاریگری کے وہ نمونے پیش کرتے جو وہ مسلمان ملکوں سے لیکر آتے تھے۔

تخریر و کتب شناسی | عبد عباسی میں خطوط شناسی ایک فن کی حیثیت اختیار کر گئی تھی، چنانچہ اس فن میں اہل علم درک حاصل کرتے تھے، محمد بن عبد الرحمن بن عمر قرطبی المتوفی ۴۲۳ھ خلیفہ محمد بن ابی عامر منصور کے شاہی کتب خانے میں اور اس کے فرزند کے خزانہ المکتب میں کتابچوں کی تصحیح و مقابلہ پر مامور تھے، ان کو اس فن میں کمال حاصل تھا، چنانچہ ابن الابار کا بیان ہے۔

كان من اعلام الناس بالكتب
وعلمها وابهجهم بجمعها
وعلل كل سبب من عالم تكتبون
كوجع كرفل اور ان کی دراتوں کی طرف
نہایت کرنے میں سب سے زیادہ اہر تھے،

كان من اعلام الناس الخ کے الفاظ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ عبد عباسی میں شرق (ایشیا و افریقہ) اور مغرب (ہسپانیہ) میں کتب شناس و خطوط شناس کثرت سے موجود تھے، اس فن میں درک و مہارت حاصل کرنے کے لیے نامور خوشنویسوں اور دراتوں کے خطا کے نمونے جمع کر کے اس فن میں بصیرت حاصل کرتے تھے، شاہی کتب خانوں میں ایسے ہی ماہر خطاط

Thomas Arnold Islamic Art and its influence on
Painting in Europe - میراث اسلام، ترجمہ عبد المجید سالک، لاہور، انجمن ترقی
ادب، ۱۹۵۵ء، نکلہ کتاب الصلۃ تالیف ابن الابار القضاہی، القاہرہ، عزت النظار
المیسی، ۱۹۵۵ء۔

کتب شناس تصحیح و مقابلہ و کتب کی خدمات پر مامور کئے جاتے تھے۔

عربی رسم الخط کی نظری سادگی، روانی و دلکشی اور دوسرے رسم الخطوں پر ان کی فوقیت کا اعتراف اس دور کے شہرہ آفاق مورخ ثابن بن کوی بھی ہے وہ لکھتا ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید امر ہے کہ ترک لاطینی حروف کو اپنے پرانے رسم الخط کے مقابلے میں نہ صرف یہ کہ بھدا اور ناموزوں پاتے ہیں، بلکہ شکل اور بے ڈھنگا بھی، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ عربی رسم الخط اپنے حسین و آردوں کے ساتھ ہمارے لاطینی رسم خط سے کہیں اعلیٰ و ارفع ہے، یہ مختصر بھی ہو، اور رواں، مسلسل اور خوش اسلوب بھی، ایک قوم جو عربی رسم الخط استعمال کر رہی ہو اسے شائبہ مینڈ کی کوئی ضرورت پیش نہیں آتی۔

مدرسہ خوشنویسی | عبد عباسی میں خوشنویسی کا فن مدرسہ میں سکھایا جاتا تھا، معلوم ہوتا ہے کہ مدارس میں اس کا مستقل شعبہ قائم کیا جاتا تھا، یہ فن خطاطی کی اشاعت کا سبب تھا تحصیل علم کے بعد طلبہ دہل علم کو یہ فن مادی زندگی میں معاشی احتیاج سے مستثنیٰ کرتا تھا، چنانچہ ابن بابائظای جو نہایت عمدہ شاعر و خطاط تھا، اس نے جب نظام الملک طوسی کی خدمت میں قصیدہ پیش کیا تو اس نے اس کی بہت قدر کی، جامعہ نظامیہ نیشاپور میں ٹھہرایا، یہاں انھوں نے خوشنویسی سکھائی۔

کتابت و خوشنویسی کی تعلیم و فروغ کے لئے جداگانہ مدرسہ بھی قائم کیا جاتا تھا، تاکہ کتابوں کی نقل کے لئے کتابتوں اور خوشنویسوں کی کمی معاشرہ میں محسوس نہ کی جاسکے۔

اسی قسم کا ایک مدرسہ ابو الرضی محمد بن احمد بن داؤد المعروف بالمفید المتوفی ۵۹۲ھ

Arnold J. Toynbee, A study of history (London,
Oxford University Press, 1939. vol. H, PP. 51-55

۱۰ دمیۃ القصر و عصرہ، اہل العصر تالیف ابو الحسن علی البخاری، طب المطبعة العلمية
۱۳۵۵ھ، ص ۶۲۔

بند ادیں کھولا تھا، جس میں موصوف خوشنویسی اور ریاضی کی تعلیم دیتے تھے۔ اس کی روشنی میں یہ کتاب بھی بجا ہے کہ اس قسم کا مدرسہ خوشنویسی کی تربیت گاہ (Training Centre) کا کام دیتا تھا۔

نقل و ضبط کا اہتمام | عبد عباسی میں علماء جو کتابیں تالیف کرتے تھیں پڑھاتے، طلبہ اور علماء کو اس امر کی تصدیق کے لئے سند دیتے تھے، کہ یہ کتابیں انھوں نے حسب استعداد اور حسب موقعہ محل کلا یا جزاً استاد یا مصنف سے سمجھ کر پڑھی ہیں، اور استاد نے کتاب کو پڑھانے اور سننے کے بعد اہمیت کی بنیاد پر انھیں کتاب روایت کرنے کی اجازت دی ہے، دراصل استاد یا مصنف کی موجودگی میں کتاب کو سننا سنا اس کتاب کی صحت کا ضامن ہوتا اس نسخہ کو غلط و اچھا سے پاک سمجھا جاتا اس نسخہ کتاب سے پڑھنا، پڑھانا، نقل کرنا، اقتباس پیش کرنا مستند سمجھا جاتا تھا، اس کو اصطلاحِ محدثین میں صحت و ضبط کتاب سے تعبیر کیا جاتا ہے، محدثین کا یہ وہ زریں اصول ہے، جس کی تعلیم ائمہ لغت وغیرہ نے بھی کی ہے۔

وہ عالم جو مصنفین اور اساتذہ کرام سے کتابیں روایت نہیں کرتا اور کتب خانے میں بیٹھ کر کتابوں کا مطالعہ کرتا، ان سے اقتباس لیتا، وہ مصحفی کہا جاتا تھا، اس کی کتاب اور اقتباس کو کبھی سند کا درجہ حاصل نہیں ہوتا تھا، چنانچہ احمد بن محمد شیبہ المتوفی ۳۴۰ھ نے جو زبردست نحوی اور کتاب الخصال کا مصنف تھا، مقدمہ کتاب میں اس مسئلہ اصول کی مخالفت کی اور کہا۔

میں نے اس کتاب میں جو اقتباس پیش کئے ہیں وہ مذکورہ بالا کتابوں سے ماخوذ ہیں،

لے الاطام للزکری ۶ ص ۲۱۲ تہذیب اللغہ محمد بن احمد الازہری تحقیق عبدالسلام محمد ہارون

القاهرة، دار القومیۃ العربیۃ للطباعة ۱۳۸۳ھ ۱۳۸۳ھ ص ۳۳۰۔

مکن ہے بعض لوگ برا بھلا کہیں اور اس امر میں تنقید کریں کہ میں نے جن علماء کی طرف ان اقوال کی نسبت کی ہے، ان سے مجھے روایت و سماع حاصل نہیں، ان کتابوں سے اقوال نقل کرنا اس عالم کے لیے موجب عیب نہیں جو صحیح و غلط کو پہچانتا ہو۔

ازہری نے موصوف کے اس موقف پر سخت تنقید کی اور کہا بلاشبہ شیبہ کو اس امر کا اعتراف ہے کہ جن کتابوں سے اس نے اپنی کتاب میں اقتباس پیش کئے ہیں ان کا سماع اسے حاصل نہیں، ان اقتباسات کے لئے مذکورہ بالا غرض پیش کرنا بھی اس امر کا اعتراف ہے کہ وہ صحیفی ہے اور صحیفی کا ذخیرہ وہ کتابیں ہوتی ہیں، جن کا وہ مطالعہ کرتا ہے، ان میں تصحیف کرتا، غلط پڑھتا اور زیادہ پڑھتا ہے، تاکہ ان کتابوں کے مواد سے لوگوں کو متعارف کرائے جنھیں اس نے اساتذہ فن سے نہیں سنا اور اسے علم نہیں کہ جو کچھ ان کتابوں میں لکھا ہے، وہ صحیح ہے، یا غلط اور ہم نے جو زیادہ پڑھا ہے، وہ زیر زبر اور صحیح نقطوں کے ساتھ ضبط تحریر میں آیا ہے یا نہیں اس کی تصحیح اور باب نظر نے کی ہے یا نہیں، یہ ایسی غلطی ہے جس پر جاہل ہی اعتماد کر سکتا ہے، اس کے یہ معنی نہیں کہ جن کتابوں کی سند حاصل نہیں، ان سے اقتباس پیش کرنا درست نہیں، ان سے تائید و استشاد کے طور پر اقتباس پیش کرنے کا حق ہر عالم کو حاصل ہے، اس لیے کہ اس کے پاس اس کی اصل اپنے سلسلہ سند سے موجود ہوتی ہے، ازہری فرماتے ہیں۔

”الو تہذیب نے ابو سعید ضریح (ثابینا) سے برسوں استفادہ کیا، بہت سی کتابوں کا سماع کیا، پھر ہر اس آکر شمر سے بعض کتابوں کا سماع کیا، اور یہ اس کے علاوہ تھا جو موصوف نے نصیح و یبلغ پڑیوں سے سنا اور یاد کیا تھا، اب وہ کسی ایسے آدمی کا ذکر کریں

سہ تہذیب اللغہ محمد بن احمد الازہری تحقیق عبدالسلام محمد ہارون، القاهرة، دار القومیۃ العربیۃ

للطباعة ۱۳۸۳ھ ۱۳۸۳ھ تہذیب اللغہ الازہری، ص ۳۳۰۔

ہے انھوں نے دیکھا اور سنا نہیں تو زرا نرمی سے کام لیا جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ جو کچھ انھوں نے کتابوں میں دیکھا اسے یاد کیا، اس اعتبار سے کہ انھیں ان کا مصنف سے سماع ثابت ہے تو ایسی صورت میں جس کو انھوں نے دیکھا، اس کا قول نقل کرنا تاہم کے طور پر ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ انھوں نے اس بات کو اس کے علاوہ دوسرے سے سنا ہے اور یہ محدثین کا سماع ہے کہ وہ جب کسی باب میں ایسی حدیث پائے جسے کسی معتبر راوی نے کسی ثقہ سے روایت کیا ہو تو اس پر اعتماد کرتے ہوئے اس کا ذکر کرتے ہیں، پھر اس کا شمار ان روایات میں کرتے ہیں جنھیں انھوں نے اجازت روایت کیا ہے۔

مصنفین مقدمہ کتاب میں اسی لئے اس امر کی صراحت کرتے تھے کہ جن کتابوں کے اقتباس ہم نے پیش کئے ہیں ان کا سماع بواسطہ اساتذہ فن ہیں مصنفین سے حاصل ہے۔ اسی بناء پر ہم نے جو اور کتابوں میں پڑھا ہے یا ان کتابوں میں جنھیں دراقوں نے نقل کیا ہے، دیکھا ہے، کتاب میں درج نہیں کیا ہے، ورنہ کتاب بڑی طویل ہو جاتی اور اسے سند کا درجہ حاصل نہیں ہوتا۔

کتابوں میں اعراب کا اہتمام | عربی زبان میں زیر و زبر کے فرق سے الفاظ کے معانی بدل جاتے ہیں یہ بات عربی زبان کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اردو میں بھی ہے، چنانچہ بکجری، ادبکری، لکڑی اور لکڑی میں زیر و زبر اور زیر و پیش کے فرق سے معنی بدل گئے، رسالت مآب کے اقوال سے شرعی احکام مستنبط کئے جاتے ہیں، اس میں زیر و زبر کے فرق کو ملحوظ رکھنا ضروری سمجھا گیا اور کتابوں میں اعراب کا اہتمام کیا جانے لگا تاکہ غیر متبحر کو پریشانی نہ ہو۔

تہذیب العلماء بکری ص ۳۳۳ ایضاً ص ۳۰۰ الامام علی مرتضیٰ مآل الروایۃ و تفسیر سماع العیاف
المنوی تحقیق احمد صقر القاہرۃ دار التراث ۱۳۸۹ھ ص ۱۵۰-۱۵۲، الاعلان بالترویج لمن ذم التاريخ
تألیف محمد بن عبد الرحمن اسحاقی تحقیق فرہان زہد نقال بندہ مطبوعۃ العالمی ۱۹۶۳ء ص ۱۱۰، مناقب العلماء فی البحوث علمی
تألیف روز نقال ترجمہ امین فریدی، بیروت دار الفکر ۱۹۶۱ء ص ۴۲-۴۳۔

ان وجوہ سے محدثین نے مشکل حروف اور قابل اشتباہ کلمات کی صحت و ضبط پر زیادہ زور دیا، اور ہدایت کی کہ مشکل حروف کو کتاب کے حاشیہ پر حروف کے سامنے لکھے یہ حرف نقطہ والا ہو یا بے نقطہ دالاتا کہ فارسی کو رہنمائی ہو سکے اور اشکال جاتا رہے، خاص طور پر جب کتاب باریک اور سطروں میں بھی گنجائش کم ہو تو اسے پورا لکھنے سے اشکال جاتا رہے گا، چنانچہ حاک نے نیچے چھوٹی ح بنائے عین کے نیچے چھوٹا ع اور صاد، طا، دال اور راء کے نیچے چھوٹی سی صا وغیرہ بناتے تھے، یہی بعض اہل مشرق و مغرب کا دستور تھا، بعض علماء حروف مہملہ پر تبرہ۔

دہمزہ کا سا نشان بناتے تھے، بعض علماء حروف مہملہ میں نقطوں کو بدلتے تھے، اور انھیں، اہمال کی غرض سے نیچے لگاتے تھے۔ اہل مشرق کا دستور یہ ہے کہ وہ حروف مہملہ پر نصب نبرہ کے بقدر بہت ہی مختصر خط میں حروف کے اوپر لگاتے ہیں۔ بلکہ ابن درستی نے تصریح کی ہے کہ بعض کاتب غایت درجہ احتیاط کی وجہ سے ہر مشتبہ حرف جیسے راء، سین، صاد اور عین کے نیچے بھی نقطہ لگاتے تھے، تاکہ راء، سین، صاد، ضاد اور عین جن کے اوپر نقطہ لگایا جاتا ہے، امتیاز رہے، مذکورہ بالا امور کی تصدیق کتاب حذف من لیب قریش عن مورج السدی سے جو مشہور نحوی و دراق، ابراہیم بن عبد اللہ النجیری المتوفی ۳۰۰ھ کے مکتوبہ نسخہ سے کی جاسکتی ہے جس کی تفصیل صلاح الدین المنجد نے مذکورہ کتاب کے صفحہ ۱۵۰ پر پیش کی ہے۔

کتاب کا مقابلہ کتاب کو نقل کرنے کے بعد شیخ کے اصل شنیہ نسخہ سے مقابلہ کرنا لازم ہے، یا پھر کسی ثقہ کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہئے، بغیر مقابلہ و صحت نسخہ سے روایت کرنا درست نہیں ہے، عبارت میں اگر کہیں کوئی اشکال ہوتا ہے، تو مقابلہ و صحت سے وہ بھی دور ہو جاتا ہے۔

۱۵ الامام، ص ۱۵، ۱۶ کتاب الکتاب لابن درستی، ص ۵۴، ۱۷ کتاب حذف من لب
قریش لمورج بن عمرو السدی تحقیق صلاح الدین المنجد القاہرۃ مکتبہ دار الخدیۃ ۱۹۶۶ء ص ۱۵۱

اصل نسخہ سے مقابلہ اس لئے ضروری قرار دیا گیا کہ انسان کا ذہن ہر وقت حاضر نہیں رہتا ہے قلب غافل ہو جاتا ہے، نظر پھرتا ہے، قلم بہک جاتا ہے، اس لئے بلا مقابلہ نسخہ قابل اعتبار نہیں سمجھا جاتا، اور کتب خانوں میں ایسے نسخوں کی اہمیت زیادہ نہیں ہوتی، تخریج اور الحاق نقض اگر کتب نقل کرتے وقت کوئی حرف یا جملہ چھوٹ جائے تو بین السطور لکھتا جائے، حاشیہ کتاب میں (الحق)، اضافہ کو بین السطور پر سامنے لکھا جائے عبارت کا آغاز اوپر کی طرف سے ہو تاکہ وہ اضافہ اسی سطر تک یا دو تین سطروں تک ختم ہو جائے اور اس کے آخر میں صحیح کا لفظ یا بعض علماء کی طرح بعد تصحیح، رجح یا انتھی الحق لکھنا چاہئے۔

مردہ بات جو کتاب کے حواشی اور کناروں پر "تنبیہ" تفسیر اور اختلاف ضبط کے عنوان سے لکھی جاتی ہے، اس پر تخریج نہ کی جائے کیونکہ اس سے التباس پیدا ہوتا ہے، یا اسے بھی اصل متن کتاب سے سمجھ لیا جاتا ہے، تخریج صرف اسی امر کی کرنا چاہئے، جس کا اصل کتاب سے تعلق ہو، بسا اوقات اس تخریج کے ساتھ حرف پر مثلاً ضمیمہ یا تصحیح کا اضافہ کیا جاتا ہے، جو اس اضافہ مردومہ کا آغاز ہوتا ہے۔

یہ وہ اصول ہیں جو خلیفہ مستنصر باللہ کے خزانہ الکتاب میں بیست المقابله والنسخ کے گزراؤں نے اس کے محل میں وضع کئے اور برتنے تھے، قاضی عیاض نے تصریح کی ہے کہ ہمارے شیوخ ادب نے بتایا ہے، کہ حرف صحیح (صدا اور حاک کے ساتھ) اگر لکھا جاتا ہے تو یہ صحت حرف کی علامت ہو، تاکہ کسی دہی کو خلل و نقض کا گمان نہ ہو، یہ مختصر لفظ صحیح لکھنے کے برابر ہے اور اگر ص بغير حاک لکھی جاتی ہو تو حرف کے یقین ہونے کی علامت ہے، اسی لئے اس پر پورا حرف نہیں لکھا جاتا، اس کے نقض کا آغاز ہے، اس حرف کو "ضمہ" کہتے ہیں، یعنی یہ حرف مقفل ہے، اس کے صحیح پڑھنے کی کوئی توجیہ نہیں ہو سکتی جو۔

ضرب قلم زد کرنا، حکم درگزرنا، نقل کتاب میں حرفت، لفظ یا جملہ قلم سے زیادہ نکل گیا، جو اصل کتاب (شق چیرنا، اور محو مٹانا) میں نہیں، اس کو قلم زد کرنے، مٹانے کے طریقے حسب ذیل تھے جن کلمات کو خط کھینچ کر قلم زد کیا جاتا تھا، اس کو ضرب و شق کہتے ہیں، علماء کلمات کو دو طریقوں سے قلم زد کرتے تھے، بعض علماء کا دستور یہ تھا کہ جن کلمات کو مٹانا ہوتا تھا، اس کے اوپر آغاز حرف سے اختتام تک خط کھینچ دیتے تھے، بعض علماء اس طریق کو کتاب کا سیاہ کرنا سمجھتے تھے، وہ آغاز و اختتام عبارت پر نصف دائرہ بناتے تھے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ بین القوس عبارت قلم زدہ ہے، بسا اوقات تحویق (مٹانے) کے لئے بطور علامت شروع میں حرف "لا" اور آخر میں لفظ "الی" لکھتے تھے، یہ اس وقت کیا جاتا، جب کچھ حصہ غلط ہوتا یا کوئی حدیث کا ٹکڑا یا کلام کا حصہ رہ جاتا۔ لیکن سارا کلام غلط نقل ہو جانے کی صورت میں تحویق نام یعنی پورا قلم زد کرنا بہتر سمجھا جاتا تھا، اچھے کا تب شیوخ ضرب و تحویق کو پسند کرتے تھے، وہ اسی صورت میں دائرہ صغیرہ اول میں بڑھاتے اور اس کو وہ صفر سے تعبیر کرتے تھے، اس کے معنی ان کے نزدیک صفر کا عدد سے خالی ہوتا تھا، اور یہ اس امر کی علامت تھا کہ دو صفر کے مابین عبارت صحت سے خالی ہے،

اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ نقل عبارت میں کمی و زیادتی واقع ہونے کی صورت میں کن اصول کو برتا جاتا تھا، یہ عند عباسی کے وہ اساسی اصول ہیں جن میں کچھ آج بھی (Typing) میں ملحوظ رکھے جاتے ہیں، نیز اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خریداری اور انتخاب کتب میں ان باتوں کو بھی پیش نظر رکھا جاتا تھا، اس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ عند عباسی میں صحت تصحیح و مقابلہ ایک فن کی حیثیت اختیار کر گئی تھی، کتب خانوں میں اس کا بہت اہتمام

کیا جاتا تھا، اور خریداری میں ان اصول کو ملحوظ رکھا جاتا تھا، ان حقائق کی روشنی میں یہ کہنا
بجا ہے کہ ارباب فن کی خدمات حاصل کرنے کے لئے جو کوائف آج پبلک لائبریری میں جمع
کئے جاتے ہیں اس کی ابتداء مسلمانوں نے کی تھی، انھوں نے اپنے کتب خانوں میں اس کا ایک
مستقل شعبہ لائبریری میں قائم کیا، اور جس طرح وہ فنی معلومات بہم پہنچاتے تھے، تصحیح کا کام بھی کرتے
عہد عباسی میں کتابوں کی صحت حسب ذیل ذرائع سے کی جاتی تھی۔

۱۔ اساتذہ کراتے تھے۔

۶۔ نامور علماء سے تصحیح کا کام لیا جاتا تھا۔

۳۔ کتب خانوں میں مقابلہ و تصحیح کے لیے منتقل عملہ رکھا جاتا تھا، جس میں نامور اہل علم کتابوں کی تصحیح و مقابلہ کرتے تھے۔

تو اعد صحت و احتیاطی پہلو | مشہور لغوی ابو محمد قاسم زیری بچپن ہی سے کتابوں کی خواندگی تصحیح میں لگ گئے، اور چالیس برس کتابوں کی صحت کراتے رہے تھے، بعض نابینا علماء بعض کتابوں کی صحت میں استناد کا درجہ رکھتے تھے، ان سے کتابوں کی تصحیح کی جاتی تھی، چنانچہ مشہور لغوی ابو القاسم شاطبی المتوفی ۷۵۸ھ سے بخاری، مسلم اور موطا پڑھی جاتی تو ان کی یادداشت سے نسخوں کی صحت کی جاتی تھی، اور مشکل مقامات پر حل طلب امور اور نکتے بھی لکھے جاتے تھے، یہ

عالم و شاعر بقدر استطاعت متعدد نسخوں سے تحقیق، مقابلہ و تصحیح کرتا اور لبسا ادقَات
اسے بہت سے نسخے میسر آجاتے تھے، جیسا کہ اخبارِ ابی تمام میں صوفی کے بیان سے عیان ہے،
امام حسن صفائی لاہوری نے صحیح البخاری کا صحیح نسخہ مرتب کرنے کے لئے اور نسخوں کے علاوہ

۱۔ مجمع الادب بیا قوت ج ۶ ص ۱۵۸ سہ الانباء الرداءة للقفطی ج ۴ ص ۱۵۵ سہ اخبار ابی تمام
للصوفی تحقیق فیل محمد و عساکر، محمد عبده غزام، نظیر الاسلام الہندی، بیروت، المکتب البخاری، ب،
ت، ص ۷

امام بخاری کے شاگرد دقیری کو نسخہ بھی پیش نظر رکھا تھا۔ بادشاہوں دزیروں (امیروں) کے کتب خانوں میں ایک شعبہ تصحیح کا ہوتا تھا، اور یہ کام المیہ فن سے لیا جاتا تھا، ابو العلاء حسن بن محمد بن ہریدہ نے کتاب اجناس الجواهر میں لکھا ہے کہ میں ابو علی فارسی نحوی کے پاس بندہ اجاتھا بادشاہ نے ہفتہ میں دو دن انھیں کافی الکفاح کے کتب خانہ میں کتاب التذکرہ کی تصحیح کے لئے مامور کیا تھا، اور حکم ثانی کے کتب خانہ میں تصحیح کرنے والے کتابوں کا مقابلہ تصحیح قصر شامی کے کتب خانہ قرطبہ میں کرتے تھے۔

مصنف اپنی کتاب محنت سے تیار کرنا عرصہ دراز تک اس کی خامیاں دور کرتا،
اس میں اضافہ و تصحیح کرتا تھا۔ چنانچہ ابو بکر محمد بن عزیز سجستانی نے کتاب نزہۃ القلوب فی تفسیر
غریب القرآن پندرہ برس میں لکھی تھی، اور ابو عبیدہ قاسم بن سلام نے غریب الحدیث چالیس برس
میں لکھی تھی، انہی وجوہ سے تذکرہ نگار صحیح ترین کتابیں رکھنے والوں کی نشاندہی کرتے تھے جس سے
مقصد کتابوں کی قدر و قیمت بتانا اور انتخاب میں ان نسخوں کو ترجیح دینا تھا، چنانچہ ابو الحسن علی
ابن المغیرہ الاثرم، المتوفی ۳۳۲ھ کے متعلق تصریح کی ہے، کہ ان کے پاس تصحیح شدہ کتابیں
تھیں۔ ابو الحسن علی حلبی المتوفی بعد ۴۰۰ھ نحو و لغت کا عالم اچھا ناقل۔ تصحیح کتب کا
دلدادہ تھا۔ اس نے اپنی کتاب میں وہی لکھا، جسے اس کے دل و دماغ نے محفوظ رکھا تھا۔

فتح الباري ج ٢ ص ٨٨ مناج العطار في الجوش الطلى ص ٣٤ معجم الادب اربع ص ٣٨ السه ابناء المودة
للقفطي ج ٣ ص ٣٤٤، ١، السه فريست مارواه من شيوخ من الدواوين المصنفة في ضرب العلم والادب المختار
لمحمد بن خير الله شيبلي ط القاهرة، موسوعة النجاشي ١٣٨٢ ص ٢٠٥، الاتقان للسيوطي ط ١٣٠٥ ص ١٩٥، ١٩٦
ص ١١٣ السه اهتمامه في غريب الحديث والاثير لابن الاثير تحقيق طاهر احمد الزاوي، محمود محمد الطناجي ط ٢٠٠٦ القاهرة
دار الفكر ١٣٨٣ ج ١ ص ٦٠٥ معجم الادب اربع ص ٢٠١ السه ايضا ص ٢٢٠، ٢٢١ -

صحت کے اصول و ضوابط | شیخ سے کتاب کی تصحیح و مقابلہ جہاں تک ہو جاتا تھا وہاں ”بلغ“ یا ”بلغ الغرض“ وغیرہ کے ہم معنی الفاظ لکھے جاتے تھے۔

تصحیح میں احتیاط و اصطلاحات | محدثین و محدثوں میں نقص کی خاطر دائرہ بناتے تھے، مسلسل نہیں لکھتے تھے، جو الفاظ حدیث کی کتابوں میں بکثرت استعمال کئے جاتے تھے ان کی درج ذیل مختصر علامتیں مقرر کی گئی تھیں اور یہ طریقہ ان میں شائع ذائع تھا،

حدیث کی جگہ ثنا نا	فحیئذ - فح
اخبارنا - انا، ابنا	الی آخرہ - الخ
قال - ق	والمصنف - المص
قال حدثنا - ثنا	التحویل - ح
المطلوب - ط	البخاری - خ
حال - مح	مسلم - م
باطل - بط	وحیئذ - وح

اس طرح حوالوں میں کتب حدیث کے ناموں کے لئے مختصر علامتیں استعمال کی جاتی تھیں۔ کتابت و کتاب کی آرائش و زیبائش کی خاطر گل کاری کی جاتی پھول پتی اور بیل بوٹوں میں مفرد و مرکب دونوں قسم کے رنگ بھرے جاتے تھے، چنانچہ زرد، سرخ، گلابی، نیلا، نیلکار، عودی، سبز، گلگون، نارنجی، یہ رنگ عہد عباسی میں خوشنویس برابر استعمال کرتے رہے تھے،

۱۔ مناقب العلماء فی البحث العلمی، ص ۴۶۔ ۲۔ ایضاً۔ ص ۴۷۔ ۳۔ سہ الخاہ فی معرفۃ الصحابہ لابن الاثیر مطبوعہ الوجیبہ، ۱۲۹۵ھ ص ۸۷۔ ۴۔ سہ خط رضی الدین محمد قزوینی بنو مرد دم شاردہ ۸۵۵ھ (آب) ۱۳۴۸ھ ص ۵۱۔ ۵۔ اورنگزین دیوبند پشادہ ابونی، کانپور، مطبعہ نظامی ۱۲۹۲ھ ص ۱۰۱۔ ۳۱

ہند عباسی میں رنگوں کے ذریعہ کتابوں کو ممتاز کیا جاتا اور ترتیب سے رکھا جاتا تھا، چنانچہ ابو بکر صولی المتوفی ۳۳ھ نے اپنے کتب خانے میں کتابوں کو رنگوں سے ممتاز کر کے رکھا تھا۔ اسلامی قلمرو کے دیار مشرق و مغرب میں تیسری صدی ہجری کے نصف ثانی تک کتب خانوں کی رنگوں سے زینت بڑھاتی جاتی تھی، کمردن کی چھت، الماری، غالیچے، پردے اور جلدوں میں رنگوں کی مناسبت کا خیال رکھا جاتا تھا، چنانچہ قاضی ابن قطلیب قرطبی (۳۴۸ھ - ۴۰۶ھ) نے اپنے کتب خانے کے کمروں کی چھتوں، دیواروں، دروازوں، غالیچوں، پردوں، الماریوں اور جلدوں میں رنگوں کی مناسبت کو ملحوظ رکھا، اور امتیاز قائم کیا تھا۔

مصاحف کی نقل اور علمی کتابوں کی کتابت و اشاعت کا اہم ذریعہ در اوقت کا پیشہ تھا۔ علمائے اہل علم نے اس کو بہتر پیشہ قرار دیا، اور وراق کو اس نعمت کی قدر بھی بتائی تھی کہ وہ طلبہ در اہل علم کے ساتھ نرمی سے پیش آئے اور جن کے متعلق گمان غالب ہو کہ وہ کاغذ علمی کتابیں۔ لکھنے کے لیے خریدتے ہیں، انہیں ترجیح دیں، اصحاب ہونے اور خرافات لکھنے والوں کو کاغذ فرو کرنے سے باز رہیں۔

کاتبوں کا ضابطہ اخلاق | آج دنیا میں کسی ملک و قوم کے پاس کوئی ایسا قانون نہیں جو کاتبوں کو کتابت سے رد کر سکے اور انہیں حسن معاملہ کا پابند بنا سکے لیکن اسلام نے کتابت کو معاملات میں داخل کیا آج ہر دستاویز پر پابندیاں عائد کیں تاکہ معاشی و دینی معاشرہ میں فساد نہ پائے۔ وہ پابندیاں حسب ذیل تھیں۔

۱۔ تاریخ بغداد، ج ۳ ص ۴۳۱۔ ۲۔ تاریخ قضاۃ الاندلس لابن الحسن بن عبد اللہ، ص ۱۰۱۔ ۳۔ مناقب القادر دار الکتاب المصری، ۱۹۲۷ھ ص ۸۸۔ ۴۔ معید النعم بمید النعم لکبکی تحقیق محمد علی النجار، القاہرہ۔ ۵۔ دار الکتاب العربی، ۱۹۳۷ھ ص ۱۳۲۔

۱۔ کاتب و ناقل پر لازم ہے کہ گمراہ کن اور غیر مفید کتابیں لکھنے سے باز رہے، اس میں ادقات عزیز پر باد ہوتے ہیں، دین کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا، اسی طرح فحش لٹریچر، بدستی و بدکاری کے موضوع پر کتابیں لکھنے سے گریز کرے، یہ عزت و آبرو کو پامال کرنے کا سبب ہوتی ہیں، نقل نویسوں کو ان باتوں سے بچنے کی ہدایت اس لئے کی جاتی ہے کہ دنیا دھوکہ دیتی ہے اور اکثر اوقات اس قسم کی کتابیں نقل کرنے والوں کو غلطی کتابوں کے تافلوں سے زیادہ اجرت پیش کی جاتی ہے، لہذا نقل نویسوں کو دنیا کے عوض دین فروخت نہیں کرنا چاہئے۔

نقل نویس خدا کا خوف نہیں کرتے، جلدی جلدی لکھتے ہیں کتاب جلد پوری کرنے کی خاطر نقل کرتے وقت بہت سی عبارتیں چھوڑ جاتے ہیں، حالانکہ معاملہ پوری کتاب کے نقل کا ہوتا ہے، ایسے نقل نویس علم کو برباد کرتے، اور خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں، کلام کچھ ربط بنائے جرم کرتے ہیں، مصنف کی تصنیف میں قطع و برباد کا ارتکاب کرتے اور کام میں چوری کرتے ہیں، فقہاء میں، امام نووی نے تصریح کی ہے کہ کسی نے اجرت پر لکھوایا، پھر کاتب نے غلط لکھا یا عربی زبان میں لکھوایا، اور اس نے کسی عجمی زبان میں لکھا یا اس کے برعکس کیا تو اس پر کاغذ کی قیمت کا تادان آجائے گا، اور وہ کسی قسم کی اجرت کا مستحق نہیں ہوگا، قریب قریب ایسی ہی بات امام غزالی نے فتاویٰ میں کہی ہے۔

علی بن عبد الکافی سکی سے کسی نے فتویٰ لیا کہ کسی نے نقل نویس سے کتاب نقل کرنے کی بات طے کی، نقل نویس نے ایک سال تک نہیں لکھا، اور اس مدت میں اس کا خط بڑھیا ہو گیا تو کیا اسے خط کے بڑھیا ہونے کی وجہ سے زیادہ قیمت طلب کرنے یا معاملہ فسخ کرنا حق ہے، موصوف نے فتویٰ دیا کہ دونوں باتوں کا اسے اختیار نہیں، سابقہ اجرت ہی پر لکھنا لازم ہے، جو نقل نویس سے اجرت پر لکھوائے، اس پر لازم ہے کہ وہ ادراق اور ہر صفحہ کی سطرون کا بھی تسبیح کرے

اگر یہی متین نہ کی ہو تو عادت جس سیاہی سے لکھا جاتا ہے، اس کا اعتبار کیا جائے گا۔ اختلاف کی صورت میں وضاحت ضروری ہوگی، ورنہ معاملہ کا اندم قرار دیا جائے گا۔

کاتب و ناقل کی شرطیں جو شخص علوم فقہ لغت عربیت و اصول وغیرہ کی کتابیں نقل کرنا چاہتا ہے اس پر لازم ہے کہ اس نے ان فنون کو پڑھ کر ان میں بصیرت پیدا کی ہو تاکہ وہ غلط، تحریف و تبدیل سے، الفاظ کو غلط پڑھنے، غلط لکھنے سے بچے، ایک باب کے دوسرے باب سے، سوال کے جواب سے فصل کے دوسری فصل سے، اصل کے فرع سے اور فرع کے اصل سے امتیاز کو تنبیہ کو فائدہ سے، سوال سائل کو اور معترض کے اعتراف کو خوب پہچانتا ہو، مقصد اور آخر کلام تک بات کو سمجھتا ہو، نقل کرتے وقت وہ ایک کلام کو دوسرے کلام سے مختصر فاصلہ پر جدا کر سکے اور دوسرے کے قول کو ایسے اشارہ سے نمایان کر سکے جو اس کے امتیاز کی طرف رہنمائی کر سکے ورنہ وہ ناقل و نسخ حاطب لیں، جسے نہیں معلوم کہ کس وقت صبح نمودار ہوگی وہ ایسے سیلاب میں بہ رہا ہے جسے صبح و شام کی خبر نہیں۔

جو تاریخ کی کتابیں لکھنا اور نقل کرنا چاہتا ہے، اسے بادشاہوں کے نام، ان کے القاب، ان کے اوصاف اور کنیتوں کو جانا چاہئے، خاص طور پر عجم، ترک و خوارزم کے بادشاہوں کے اس لئے کہ ان کے نام عربی نہیں ہیں، انھیں نقل کے ذریعہ جانا جاتا ہے، اس بنا پر چند رہنما اصول اور اشاروں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے، ملک، شہر، دیہات، قلعے، نواح، شہر، قصبے اور اقلیم کے ناموں کو جانتا اور ان کے شمار کو جانا جن میں خطی مشابہت اور تلفظ مختلف ہے، یا خطی و لفظی مشابہت ہے اور ان کی نسبت میں اختلاف پایا جاتا ہے وہ قضیت ناگزیر ہے، اگر ان میں امتیاز ملحوظ نہیں رکھا جائے گا، تو سامع کو الجھن ہوگی، اور واقعات سے

اچھی طرح واقف نہیں ہو سکے گا، نسخہ و کتاب پر لازم ہے کہ وہ ان باتوں کو واضح کر کے لکھے۔

ناقل اشعار پر اوزان اور عربیت سے واقفیت بھی لازم ہے۔

انہی وجوہ سے ہندو عیسائی کی نوشتہ کتابوں میں غلطیاں کم پائی جاتی ہیں اور اس دور کا

ثقافتی ورثہ عام طور پر غلطیوں محفوظ رہا ہے، جن اقوام نے اپنے علمی ورثہ میں صحت کا اہتمام

نہیں کیا، ان کا تحریری سرمایہ اغلاط سے پر رہا، چنانچہ پندرہویں صدی عیسوی کے وسط تک

یورپ کو جو مسودات مہیا تھے، وہ اغلاط سے پر تھے۔

یہ وہ مسائل اصول ہیں جن سے آج بھی قلمی کتابوں کے نقل میں مفر نہیں۔

۱۔ نہایۃ الادب فی فنون الادب شہاب الدین احمد بن عبدالوہاب النہیری، القاہرہ، مطبعۃ دارالکتب المصریۃ

The Encyclopaedia Americana ۱۳۵۱ء ج ۹ ص ۲۱۴-۲۱۸

- 198 - edn. Vol. 2 Page

بزم تمویہ جلد اول

اس جلد میں شہنشاہ اکبر کے علمی ذوق اور علمی قدردانی کے سلسلہ میں اس کے دربار کے کل سرسید عبدالرحیم

خانخانان کی علم پوری، علم دوستی سخن سنجی اور اس کے علمی ذوق کا ذکر تفصیل کے ساتھ آیا ہے، وہ جس طرح

شعرا کی تربیت کرتا تھا جس طرح دنیا فیئو کا مینہ اون پر برساتا تھا، جس طرح ان کی قدردانی اور حوصلہ

افزائی کرتا تھا، اس پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے، اور اسی کے ضمن میں خود اس کے دربار

کے مسلک شعراء عرفی، شکیبی، حیاتی، نظوری، ملک می، نظیری نیشاپوری، محشم کاشی، رسمی

نوی شیرازی وغیرہ جیسے اساتذہ سخن کے مختصر حالات کے ساتھ ان کے ہر طرح کے کلام بہترین انتقا

ہی کیا ہے، اس سلسلے میں ان کے علمی ذوق کے سلسلہ میں ان کے دربار کے ادباء فضلدار اور شعراء کا ذکر

اور ان کے کلام کا انتخاب ہے، قیمت ۱-۲۶ روپیہ، مرتبہ سید صباح الدین عبدالرحمن